روزنامہ
جسارت
کراچی
جمعہ ایڈیشن

مولانا نورانی اور انکے ساتھیوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہوتا ہے

مولانا نورانی
اور ان کے اکابر تحریکِ پاکستان کے بد ترین دشمن تھے

تحریر: احمد سعید قریشی

ناقابلِ تردید دستاویزی حقائق کی روشنی میں ایک جائزہ






مجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ


احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

دو نامور مجاہد



[illegible]

روزنامہ جسارت کراچی

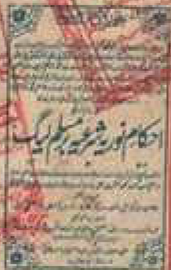
جمعہ ایڈیشن

مولانا نورانی اور انکے ساتھیوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہوتا ہے









احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

وہ نامور مجاہد

مولانا نورانی

اور ان کے اکابر تحریک پاکستان کے بدترین دشمن تھے

تحریر: احمد سعید قریشی

ناقابل تردید دستاویزی حقائق کی روشنی میں ایک جائزہ



روزنامہ
جسارت
کراچی
جمعہ ایڈیشن

شاعرِ مشرق اور بانیٔ پاکستان، اکابرین جمعیت علمائے پاکستان کی نظر میں

احمد سعید قریشی

نورانی میاں نے ۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء کو جامع مسجد لاہور میں علامہ اقبال کی برسی پر ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ۔

"پاکستان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں کا نتیجہ ہے۔ جب پاکستان کا نام آتا ہے۔ علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح جیسی انقلابی شخصیتوں کی تصویریں ذہن میں ابھرتی ہیں۔ انہوں نے علامہ اقبال کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ پہلی بار دو قومی نظریہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے اتحاد کا شعور پیش کرنے والے فلسفی شاعر تھے۔ دوسری بڑی شخصیت احمد رضا خان بریلوی تھے (بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی ۲۲ اپریل ۱۹۷۸ء)

"ڈاکٹر سر اقبال نے اپنی شاعری کے بل بوتے پر اسلام کو کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا" انہی باتوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خود ساختہ حکیم اسلام نے اپنے فارسی اور اردو کلام میں الحاد و دہریت، بے دینی و نیچریت کا بیج کس قدر بویا ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔۔ نیچریوں کا شور ہے کہ سر محمد اقبال ترجمان حقیقت اور مفکر اسلام ہیں۔ ایشیا کے شعراء ان کے سامنے سر نیاز خم کرتے ہیں یورپ کے فلاسفران کا علمی لوہا تسلیم کرتے ہیں لیکن میری طرف سے گزارش ہے کہ۔

وہ سبھی کچھ ہیں۔ بتاؤ کہ مسلمان بھی ہیں۔

غرضیکہ اس سلسلہ میں کہ لیگیوں، نیچریوں ...... کے عقائد کفریہ کیا ہیں۔ اور سنی مسلمانوں کو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

الجواب:- مسلم لیگ کی جدوجہد کے مقصد پر ایک طویل تبصرے کے بعد جو طوالت کے خوف سے درج نہیں کیا جا رہا ہے (صفحہ ۲۸۹ پر فتویٰ دیا گیا ہے کہ

مسلمانو! ان عیار لیڈروں کی اس عیاری کا مقصد صرف یہ ہے کہ بد مذہبوں بے دینوں کے لئے ان

فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی نازکی وارد و نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے کہیں علماء شریعت و ائمہ طریقت پر حملوں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں شریعت محمدیہ و احکام مذہبیہ و عقائد اسلامیہ پر تمسخر و استہزاء واکالیے کہیں اپنی زندیقیت و بے دینی کا فخر و مباہات کے ساتھ کھلا اقرار ہے (صفحہ ۳۲۵-۳۳۲)

آہ آہ آہ! اللہ عزوجل کی بارگاہ بے نیاز میں ایسی بدگوئی و دشنام بازی۔ مسلمانو! اللہ انصاف۔ یہ ترجمانی حقیقت البیت (صفحہ ۳۳۶)

تحریک پاکستان کے دوران نورانی میاں کے اکابرین نے کہا:

علامہ اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور مسلم لیگی کافر اور مرتد ہیں



نورانی میاں جس روانی سے جھوٹ بول رہے ہیں اس کا اندازہ ناقابل تردید دستاویزی حقائق پیش کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال جنہیں انہوں نے انقلابی شخصیت قرار دیا اور مسلمانوں کے اتحاد کے نعرے کے بارے میں ان کے اکابرین کی رائے کیا تھی۔ ان کے بارے میں کچھ تازہ مبارکہ پیش ہے۔ یہ ان سیکڑوں فتوؤں میں سے چند ایک ہیں جو قائد اعظم، علامہ اقبال

(بحوالہ اقبال کے ممدوح علماء صفحہ ۱۲۳)

مولانا دیدار علی جو نورانی گروپ کے چوٹی کے اکابر میں سے تھے۔ اور جن کا مقام نورانی گروپ کے نزدیک انتہائی اونچا ہے۔ اور جو ان کے گروپ میں امام المحدثین کہلاتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو اقبال کے بارے میں کیا ہدایت کی تھی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا عبدالمجید سالک ذکر اقبال کے صفحہ ۱۲۹ پر لکھتے ہیں۔

مولانا ابو محمد دیدار علی خطیب مسجد وزیر خان نے ڈاکٹر اقبال کی تکفیر کی۔ اور تمام مسلمانوں کو اشتباہ کیا کہ وہ

کی بد مذہبی بے دینی پھیلانے میں پوری آزادی ہو جائے کوئی روکنے والا، ٹوکنے والا ان خبیثوں کی راہ میں نہ رہے۔۔۔ ان صلح کلی، نیچری لیڈروں کا مقصد سیاست کے پردے میں بے دینی و دہریت پھیلانا ہے ان صلح کلی لیڈروں میں اعظم گڑھ کے مولوی شبلی، الطاف حسین حالی اور زمانہ حال کے مشہور شاعر ڈاکٹر اقبال بہت نمایاں ہستی رکھتے ہیں۔ ان کی صلح کلیت اپنی حد سے گزر کر شدید نیچریت اور دہریت تک پہنچی ہوئی ہے انہوں نے اپنے مضامین

اللہ عزوجل کو ڈاکٹر صاحب بے نقط سنا رہے ہیں کہتے ہیں کہ گرجا میں تو شراب و کباب حاضر ہیں۔ مسجد میں وعظ و نصیحت کے سوا کیا دھرا ہے۔ اے اللہ تیرے احکام تو حق ہیں۔ لیکن ہمارے مفسرین نے قرآن حکیم کی تاویلیں کر کے۔ اس کو پادریوں اور پنڈتوں کی مذہبی تفسیر بنا رہا ہے (صفحہ ۳۳۷)

شاعر مشرق نے مسلمانوں کو انتشار میں مبتلا کرنے اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرنے والے علماء سو کے بارے میں جو شعر کہے ان کے بارے میں فتویٰ لگانے

(۳۴۲، ۳۴۳)

ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب نے ان شعروں میں آفتاب کو تمام جہان کی ہستی کا سامان پیدا کرنے والا اور پستی و بلندی کے سب سے دائروں کا معبود اور ہر چیز کی زندگی کا پروردگار بنا دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کسی اور شے کا نام آفتاب پرستی ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم .... ان شعروں میں صاف کھلا ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہندوؤں کو بھی کافر نہیں سمجھتے۔ گانے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا مقصود مذہب کی خاک اڑانا ہے (صفحہ ۳۴۵)

یہ ہیں ترجمان حقیقت جناب ڈاکٹر اقبال صاحب جن کے نام پر اقبال ڈے منائے جاتے ہیں۔ اقبال ہوٹل کھولے جاتے ہیں۔ اقبال اخبار جاری کئے جاتے ہیں۔ (صفحہ ۳۴۶)

بال جبریل کے صفحہ ۱۰ پر حضرت مجدد الف ثانی کی شان میں نظم میں چونکہ علامہ اقبال نے ان اشعار کی گرفت بھی کی تھی جو ملت اسلامیہ میں .... کے نورانی بیان کے اکابرین ہند ..... چنانچہ فتوی مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے: "اب ان شیاطین خر سے کوئی اتنا کہنے والا نہیں کہ گالیاں بکنا، اشتعال انگیزی کرنا کسی مہذب اور شریف انسان کا کام نہیں پھر ایک سنی عالم دین نیابت رسول کی مسند پر بیٹھ کر کیونکر گالیاں بکے گا۔ جس طرح مسلمانوں میں اشتعال انگیزی کرے گا۔ یہ تو کھلا ہوا بہتان عظیم ہی ہے۔ حق گو حضرات علمائے اہلسنت کا صرف اتنا کام ہوتا ہے کہ وہ ان بدمذہبوں کے ایک اقوال کفریہ کی شناعت و خباثت خوب اچھی طرح اقوال شریعت مطہرہ کی روشنی میں دکھا دیتے اور ان قائلین پر حکم شرعی صاف صاف سنا دیتے ہیں۔ عوام اہلسنت اگر بیدار ہوں، لامذہبوں، بے دینوں جو قائد اعظم، علامہ اقبال اور مسلم لیگ کے رہنماؤں و کارکنوں کی صحبتوں میں بیٹھیں گے ان کے جلسوں میں شریک ہوں گے ان کی تقریریں سنیں گے تو اگر معاذ اللہ ان کے ضلالات کو قبول کر بیٹھیں گے تو خود بھی بدمذہب ہو جائیں گے اگر قبول نہ کریں تو ان کفریات و ضلالات پر رد و طرد کرنے سے خاموش رہیں گے تو اگرچہ ان جلسوں میں ان پر رد کرنا ان کی قدرت و استطاعت سے باہر ہو لیکن ان جلسوں، صحبتوں میں جانے سے پرہیز کرنا تو ان کی قدرت و استطاعت میں تھا لہٰذا بحکم حدیث ملعون ٹھہریں گے۔ بحکم قرآن قیامت کے دن انہی کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھے جائیں گے۔ علمائے اہلسنت کے لئے یہی حکم شرعی ہے کہ وہ بدمذہب، بے دین، گمراہ، کافر کے ساتھ میل جول، نشست و برخاست کھانے پینے، بیاہ شادی، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازے پر نماز پڑھنے کے حرام و گناہ و ناجائز ہونے کے احکام شرعیہ صاف صاف کھلے الفاظ میں لوگوں کو سنائیں تاکہ بھولے بھالے سنی بھائی اپنے پیارے دین اسلام اپنے سچے مذہب اہلسنت کو بدمذہبی و بے دینی کے پھندوں میں پھنسنے سے بچائیں۔ اب ان سنی نما صلحکلی واعظوں کو کون بتائے کہ کفار و منافقین و مرتدین اور مشرکین کے ساتھ شدت و غلظت کا برتاؤ کرنا ہی خلق محمدی ہے۔ یہی خلق عظیم ہے۔ اسی کی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن عظیم میں تعلیم دی گئی۔ ان صلحکلی نما واعظوں کو کون سمجھائے کہ یہ کہنا تو معاذ اللہ کفر تک پہنچا ہے کہ نہیں بلکہ حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔ ان سنی نما صلحکلی واعظوں کو کون بتائے کہ عزت دینے کے معنی صرف یہی نہیں کہ ان کی تعظیم ضروری کریں اور ان کو اونچی جگہ پر بٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں میں ان کو جگہ دینا، ان کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے خلیفہ سید شیخ فرید کے نام اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں۔ "مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے"۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و باہر ہو گیا کہ حق کو حضرات علمائے اہلسنت و امت برکاتہم کا احقاق حق و ابطال باطل فرمانا در حقیقت حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے خلق عظیم کا جلوہ اور اسی کا پرتو ہے۔ صلحکلی واعظین ہمدردی انسانی، محبت و وداد، اتفاق و اتحاد کی رٹ لگا کر کہتے ہیں۔ یہ تینوں صورت حرام لفظاً خواہی نخواہی دلکش و دلآویز ہیں اور عوام کو بہلانے دھوکا دینے کے لئے کبھی یوں کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے حوالے سے کہ "سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو۔" کبھی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ کبھی نہایت افسوس سے جواب دیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں نے تباہ کیا اور یہی باہمی نااتفاقی ان کی تباہی کا باعث ہوئی۔ وہ دن قریب آنے والا ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ کل اسلامی دنیا میں تمام فرقوں کا اتحاد اور سب مذہبوں (عقائد) کا اتفاق پھیل جائے گا اور آپس میں اتحاد ایک وہی چیز ہے جس کے بغیر دنیوی و دینی برکات کا کچھ بھی حصہ نہیں مل سکتا۔ آج ہندو آریہ پارسی غرض ہر ایک قوم دنیا میں ترقی کی راہ پر دوڑی چلی جا رہی ہے مگر مسلمان سب سے پیچھے ہیں۔

یہ سب وہی خرافات و خزعبلات ہیں جو طائفہ ندویہ آج سے تقریباً پچاس برس پہلے سنا چکا ہے اور جب بھی حضرات علمائے اہلسنت نائبین سرکار رسالت علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ کا مقدس گروہ اپنے رسائل مبارکہ و کتب متبرکہ میں ان کی دھجیاں اڑا چکا ہے۔ امتداد زمانہ کے باعث آج ان تصنیفات مقدسہ کی عام اشاعت کے نہ ہونے کے سبب ان صلحکلیوں کو پھر ان تلبیسات کا ذخیرہ پیش کرنے کا موقع مل گیا ہم اپنی کتب رد ندوہ سے ان اباطیل صلحکلیہ کا رد و ابطال اپنے برادران اہلسنت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ہمارے سنی مسلمان بھائی اتنا ہی سمجھ لیں اور ان کے فریب و مکر کو پرکھ لیں کہ ان کا یہ مدعا کے باطل اگر معاذ اللہ صحیح ہو تو وہ سینکڑوں آیات مبارکہ اور ہزاروں ہزار ظاہر احادیث و نصوص صریحہ ائمہ قدیم و حدیث کہ بدمذہبوں سے اتحاد حرام، اختلاط گناہ، ان سے دوستی رکھے خود بدمذہب و گمراہ، انہیں سلام نہ کرو، کلام نہ کرو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، پانی نہ پیو، پاس نہ بیٹھو، ارتباط نہ کرو، وہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جاؤ، مریں تو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان سے دور بھاگو کہ کہیں خود گمراہ نہ ہو وغیرہ وغیرہ ارشادات کثیرہ جلیلہ سب کے سب عیاذاً باللہ تعالیٰ غلط و باطل ٹھہریں۔ (۳۴۶ تا ۳۶۶)

اب قرانی میاں کے یہ اکابر .... علامہ اقبال کے پیغام اتحاد ملت اسلامیہ کا مضحکہ اڑانے کے بعد آیت کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ (یعنی اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ ترجمہ رضویہ) کی انوکھی تفسیر فرماتے ہیں۔ ان کا فتوی ہے کہ "بالکل حق ہے مطلب یہی ہے کہ سب راہ حق پر ثابت قدم رہو، رافضی (مراد قائد اعظم)، خارجی، غیر مقلد، نیچری، دیوبندی، صلحکلی (مراد علامہ اقبال) قادیانی ہو کر پھوٹ نہ ڈالو۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ فرقے چاہے ..... منع فرما رہی ہیں کہ اسباب منافقت نہ پیدا کرو۔ یا باہم اہلسنت میں بلاوجہ نزاع و نااتفاقی کی ممانعت فرما رہی ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ رافضی (قائد اعظم اور مسلم لیگی لیڈر) دیوبندی نیچری (علامہ اقبال) خاکساری .... سب نکلے آئیں تمہارے پیشواؤں کو مغلظات سنائیں۔ طرح طرح سے تمہارا دین مٹائیں۔

مگر سنیو! خبردار تم ان سے شیر و شکر ہی رہو۔ اچھا جاؤ وہ یوں ہی سہی کہ یہ احکام عام ہیں تو اہلسنت کیا ان سے خارج نہیں۔ ان سے نزاع ان سے عناد انہیں برا کہنا ان سے رسالہ بازی کرنا کیوں؟ صلحکلی لیڈروں، صلحکلی ایڈیٹروں، صلحکلی واعظین (صلحکلی سے مراد مسلم لیگی) کا دھرم ہو گیا مگر یہ کہے کہ آیات و احادیث میں جتنی تاکیدیں اتفاق و اتحاد کے متعلق ہیں۔ سب سے مراد یہی روافض، خوارج، وہابیہ .....

ہمارے سنی بھائی عود فرمائیں۔ پھر کیا یہ صلحکلی واعظین .... لیگ وغیرہم مرتدین اشرار نابکار کے جن جلسوں کانفرنسوں میں شرکت کو جائز بتا رہے ہیں۔ ان میں مرتدین بدمذہبوں کی قولی و فعلی تعظیم و تائید نہیں کی جاتی۔

(صفحہ ۳۷۰)

صلحکلی واعظین (علامہ اقبال وغیرہم) مسلمانوں سے کیا بات کہتے ہیں۔ ان رہنماؤں پر تبرا بھیجنے کے بعد فتوی مبارکہ میں تحریر ہے۔

بمبئی کے لیگی ہفتہ وار اخبار نوجوان کے پرچہ ۵ جلد ۳ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۵ پر اس کے ایڈیٹر محمد یامین آزاد جو لیگ کے ایک پرجوش اور آزاد لیڈر ہیں، فرماتے ہیں، ہندوستان کے موجودہ ماحول کا تقاضا ہے کہ ہم صرف مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہیں۔ ایک خدا، ایک قرآن، ایک

باقی صفحہ ۶ پر

نئی غزل

آبو المظفر

نیل کنٹھی کردیا، پچھمن سے راون کردیا
ایک بیگن نے ہمیں تھالی کا بینگن کردیا

کیمپ ڈیوڈ کی ہوا رہ رہ کے یاد آجائے ہے
دیگ کے چاول تھے ہم اس نے تو کھرچن کردیا

اپنی کیا چلتی بھلا ظالم کے تیور دیکھ کر!
اس نے جو چاہا اسی پر ہم نے ایضاً کردیا

اس قدر اونچا اڑایا، صاف کنے سے کٹے
ڈور پھنس کر رہ گئی، چرخی کو الجھن کردیا

چودھراہٹ کی ہوس میں بے سبب مارے گئے
خواہش پرواز کو پاؤں کا بندھن کردیا!

دوستوں نے ساتھ چھوڑا، تین تیرہ ہوگئے
اس یہودی نے تو بس اپنا پلیٹن کردیا

دور سے ایسی دکھائی ایٹمی بھٹی کی آنچ
خود تو چولھا بن گیا اور ہم کو ایندھن کردیا

جی جلا رکھا ہے اس ظالم قرولی باز نے
نت نئی باتیں سنا کر اور رکھولن کردیا

النور السادات تھے، اب ظلمت السیات ہیں
خودسری نے آخرش جمن کو چھٹن کردیا

"ایک اپنی روشنی کی لو بڑھانے کے لئے"
ہم نے اپنائے وطن کو تیرہ دامن کردیا

کارٹر کی ڈیوڑھی سے کچھ بدھائی تو ملی
ہم نے غداروں میں اپنا نام روشن کردیا

نورانی میاں کے اکابرین کے فتووں کی رو سے "علامہ اقبال مسلمان نہیں تھے، ان سے ملنے جلنے والے سخت گنہگار ہوں گے"

تھے۔ ان میں سے بیشتر ان کے گروپ نے تلف ضائع کر دیئے ہیں۔ لیکن۔ اس عالمگیر حقیقت کی بنیاد پر کہ جھوٹ کبھی چھپ نہیں سکتا۔ چند تلف و ضائع ہونے سے بچ گئے چنانچہ ان فتووں میں نورانی میاں کے اکابرین نے قائد اعظم اور حضرت علامہ اقبال کے پیغام اتحاد امت مسلمہ اور خود ان کی شخصیت کے بارے میں کیا تحریر کیا ہے۔ وہ ملاحظہ فرمایئے۔

خالق تصور پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ نے جاوید نامہ میں لکھا ہے

دین کافر فکر و تدبیر جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد

اس شعر میں برصغیر کی ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے پیامبر کا اشارہ جن لوگوں کی طرف ہے وہ تاریخ کے ہر دور میں رہے ہیں۔ اور ان کا فریضہ مسلمانوں میں انتشار افتراق اور فرقہ وارانہ تعصبات کی بنیاد پر امت مسلمہ کو گروہوں میں بانٹنا تھا۔ علامہ اقبالؒ مسلمانوں کی رہنمائی کا اصل حقدار علماء کو سمجھتے تھے ان کا کہنا تھا۔

"علماء کی نظر ہر بات پر تھی وہ تہذیب و تمدن اور اجتماع و عمران کے مسائل سے غافل تھے نہ علم و حکمت اور مابعد الطبعی افکار سے جس میں قرآن مجید نے ان کی رہنمائی کی۔ یہ تو انہیں کا کہنا تھا کہ قرآن مجید خلاصہ کائنات ہے (اقبال کے حضور صفحہ ۱۸۱)

انہوں نے کہا کہ "اسلام نام ہے علماء باعمل کی صحبت کا" (مکتوب بنام شبیر بخاری) علامہ اقبالؒ نے مولانا سلیمان ندوی کے نام ایک خط میں لکھا۔

"اس وقت مذہبی اعتبار سے دنیائے اسلام کو رہنمائی کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ میرا عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے بعض علماء اس کام کو باحسن وجوہ انجام دے سکتے ہیں سیاسی اعتبار سے تو ہم باقی اقوام اسلامیہ کو کوئی ایسی مدد نہیں دے سکتے۔ ہاں دماغی اعتبار سے ان کے لئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے (اقبال نامہ حصہ اول صفحہ ۱۳۴-۱۳۵)

علماء کے بارے میں علامہ اقبالؒ کی تحریروں کے چند اقتباسات اس لئے پیش کئے گئے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ عہد جدید میں مشرق کے عظیم فلسفی شاعر اور مفکر کے نزدیک علماء کا کیا درجہ تھا۔

اس کے برعکس عالم دین ہونے کے داعی نورانی میاں کے اکابرین کے فتاوٰے مبارکہ ملت اسلامیہ کو خواب غفلت سے جگانے والی اس عظیم ہستی کے بارے میں پڑھئے اور اس جھوٹ کی انتہا کا اندازہ لگایئے۔ جس کا مدعا آج کل نورانی میاں کی "زبان مبارکہ" پر ہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی جنہیں نورانی گروپ کے اکابرین اور سنی صحابہ کرام کے برابر (نعوذ باللہ) قرار دیتے ہوئے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ کی سوانح عمری میں صفحہ ۹۰ تا ۹۴ مولوی بدر الدین احمد قادری رضوی صدر المدرسین دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے "تاریخ منکر اسلام" کے عنوان سے علامہ اقبال کے بارے میں لکھا ہے۔

ان سے ملنا جلنا ترک کریں۔ ورنہ سخت گنہگار ہوں۔

یہ چند متفرق حوالے تھے۔ اب آیئے اس معرکۃ الآرا کتاب کی طرف جس کے بارے میں تصدیق کنندہ فتویٰ نورانی میاں کے والد حضرت بابرکت ضیاء دین وملت حامی اسلام جنبت مولانا مولوی حاجی مفتی شاہ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس بیان سے جملہ باطل فرقے یہ اعتراض ضرور کریں گے کہ اس مصنف اور اس کے مولوی نے تو جہاں بھر کے مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ سب کو جہنمی ٹھہرا دیا یہ مولوی اور چند لوگ جو ان کے ہم خیال اور ہم مثال ہی جنتی بلکہ جنت کے معاذ اللہ ٹھیکیدار بن بیٹھے ہیں

یہ کتاب جس کے بارے میں اس کے سرورق پر درج ہے۔ یہ مبارک فتویٰ، "مانع تقوی" واقع بلوی، قامع طغوی" "مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ ... نیگیت وغیرہ کفری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان کو قرآنی و الہامی نسخہ شفاء بتانے والا۔ دلوں اور مریض روحوں کو ..... یقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا جو بندگان خدا اس کی تعلیم فرمائی ہوئی تدابیر حفظان صحت پر عمل کریں۔ ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمان اہلسنت کو امراض کفریہ سے بچانے والا۔

مسمی بنام تاریخی مشعر سال تصنیف

تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال تکمیل

اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

یہ فتویٰ مبارکہ ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۲ صفحات میں اس کی تصدیق نورانی میاں کے دیگر اکابرین نے کی ہے۔ جن کا تذکرہ بعد میں آئے گا۔

استفتاء :- کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان

۲۸۹ تا ۳۳۴ صفحات سائز ۲۲×۳۶ میں مولانا الطاف حسین حالی، اور علامہ شبلی نعمانی پر کفر کا فتویٰ جڑنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ۔

"سائنس کی یہی وہ وہمات کاذبہ اور خرافات باطلہ ہیں جن کا پتہ ڈاکٹر اقبال جیسا ترجمان حقیقت جب حضرات علماء اہلسنت کی درسگاہوں میں نہیں پاتا تو وہ بھی آٹھ آٹھ آنسو رو کر بال جبریل کے صفحہ ۱ پر یہ مرثیہ گاتا ہے۔

ختیر مردوں سے ہوا بیشہ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی

بالجملہ جو شخص سائنس کے وہمات کاذبہ و خرافات باطلہ پر آنکھ بند کر کے ایمان لے آئے اور ان پر جزم کر کے ارشادات الٰہیہ کو جھٹلائے وہ بحکم شریعت مطہرہ یقیناً بے ایمان و بے دین ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔



لیجئے کہ بات کہاں سے کہاں لے گئے۔ چنانچہ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳ میں تحریر ہے کہ

"علمائے شریعت رحمہم اللہ تعالی جو بدمذہبوں، لامذہبوں، بد دینوں، بے دینوں سے مباحثہ و مجادلہ اور ان کے اقوال کفر و ضلال کا رد و ابطال فرماتے ہیں سنی مسلمانوں کو تمام کافروں، مشرکوں، مرتدوں، منافقوں کی دوستی و محبت و وداد و محبت و اتحاد سے بچاتے ہیں درحقیقت اللہ عزوجل کے احکام بجا لاتے ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب ایسا کرنے والے کو جنت کا مستحق ہی نہیں سمجھتے تو اگرچہ ڈاکٹر صاحب کے اعتراضات بظاہر تو حضرت ملا پر ہیں۔ لیکن درحقیقت خود حضرت اللہ جل جلالہ پر ہیں۔ ہم اپنے رسالے "قہر القادر علی الکفار اللیاڈر" میں بیان کر چکے ہیں، نیچری لیڈر، نیچری مسٹر، نیچری ممبر، نیچری اسپیکر، نیچری ایڈیٹر اگر اللہ تعالی ہی پر بے پردہ حملہ کرنا چاہتے ہیں لیکن دیندار مسلمانان اہلسنت کے یکجہت متنفر و مخالف و بیزار ہو جانے کا خیال ان کو ایسا رہتا ہے کہ کپکپا دیتا ہے۔ اس لئے وہ بیچارے ملا کو آڑ بنا کر جس قدر گالیاں، بدگوئیاں اللہ عزوجل کو سنانا چاہتے ہیں بغریب ملا کو سنا لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنے غیظ و غضب کی آگ بجھا لیتے ہیں اس نظم میں بھی ڈاکٹر صاحب نے یہی وتیرہ اختیار کیا ہے (صفحہ ۲۳۹) اسی صفحہ پر فرماتے ہیں" ڈاکٹر صاحب کے قلب میں ابلیس کی بھی بہت عزت و عظمت معلوم ہوتی ہے جس کا جا بجا اظہار ہو رہا ہے۔

۱۹۳۵ء میں جو حضرت علامہ اقبال کی رحلت کا برس ہے بانگ درا میں اقبالؒ کی شاعری کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے فتویٰ دیا کہ۔

"مسلمانان اہلسنت خود ہی انصاف کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے مذہب کو سچے دین اسلام سے کیا تعلق (صفحہ ۲۴۱)"

نورانی میاں کے ان اکابر کی علمیت ملاحظہ ہو کہ جواب شکوہ پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"ڈاکٹر صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ مسلمانوں کو حوریں دیئے جانے کا وعدہ فضول کیا گیا تھا لیکن حوروں کے نہ ملنے کی بیجا شکایت نادانی پر مبنی ہے۔ عدل و انصاف ہمیشہ سے خالق کائنات جل جلالہ کا قانون ہے مسلمانوں کے آئین و قوانین کو کافروں نے اختیار کر لیا تو انہیں حور و قصور مل گئے مسلمانوں کو یہ حور و قصور کیوں کر ملیں ان میں کوئی حوروں کو چاہنے والا ہی نہیں ..... یعنی یہ یورپین لیڈیاں، پارسی، میمیں، یہودیوں کی لڑکیاں عیسائی میڈمیں جن سے میل ملاقات کر کے آجکل نوجوان آزادی پسند لوگ عیش و عشرت کے گلچھرے اڑاتے ہیں۔ یہی وہ حوران جنت ہیں جن کا وعدہ مسلمانوں سے کیا گیا تھا۔ کافر لوگ چونکہ آئین اسلامی پر عامل ہیں اس لئے انہوں نے ان حور و قصور کو حاصل کر لیا اور مسلمان چونکہ سب کے سب کافر ہیں اس لئے وہ ان حور و قصور سے محروم ہیں۔

آہ، آہ، آہ، اے پیارے سنی مسلمان بھائیو! بنگاہ ایمان و بانظر انصاف ملاحظہ فرمائیں۔ یہ وہی

یہ خبیث (علامہ اقبال، قائد اعظم وغیرہم) اللہ تعالی عزوجل کو گالیاں اور بدگوئیاں سنا
ان شیاطین کی تقریریں سننے والے بحکم حدیث ملعون بنیں گے، مسلم لیگیوں کو سلام نہ
ان سے دور بھاگو، نورانی میاں کے اکابرین کے فتوے۔

رضوی ضیائی دام ظلہم الاقدس مفتی شہر پیلی بھیت۔
(۴) شیر بیشۂ ناصر الاسلام مظہر اعلیٰحضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی (۵) اسد اللہ ضیغم .... وصاف الحبیب حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی۔

اپنے تصدیقی نوٹوں میں ان اکابرین اہلسنت (بریلوی) نے یہ بھی لکھا کہ
"یہ کتاب موصوف عقائد حقہ اہل سنت کا خزانہ بیخ کن عقائد باطلہ شیاطین زمانہ گم کردگان طراطِ مستقیم کی رہنما، امراض بدمذہبی سے صحت وعافیت کی مجرب وحکمی دوا کیمیا سعادت اکسیر ہدایت قاطع شقاوت قاطع غوایت، پروانہ نجات آخرت حافظ دین وملت قاتل کفر وبدعت نور الہدیٰ، ضوء الدجیٰ، گوہر صلاح، لعل کان نجاح وفلاح ہے۔

اور کسی بھی بددین بدمذہب کو قائد اعظم یا سیدنا وغیرہ القاب مدح وتعظیم سے خطاب کرنا شرعاً سخت شنیع وقبیح وفظیع اشدہ مخطی ومجنوع وحرام صریح مخالف قرآن مجید وحدیث ہے۔
وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں جسے قرآن جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ اور سب ذلیلوں







نورانی

تحریکِ پاکستان کے

بدترین دشمن تھے

تحریر: احمد سعید قریشی

... کی روشنی

... ائزہ

صرف اسی ننوری میں مسلم لیگ اور قائد اعظم کے بارے میں ... زہر افشانیاں کی گئی ہیں۔ مذہبی جماعت اہلسنت (بریلوی) نے تحریک پاکستان میں کردار کو بے نقاب کر دیتی ہیں اور پورے ... مندرجات تو آپ سمجھ لیجئے کہ ایک ہزار میں سے صرف ایک ... ہے۔ بقایا ۹۹۹ کا تذکرہ اس مضمون میں ... قائد اعظم اور پاکستان بنانے والی مسلم لیگ کے ساتھ ... بغض کی کدورت اور عناد ... ناتمثی کا مکمل اور صحیح اندازہ

سے ذلیل بتائے اور اسے سیدنا اپنا سردار کہنا کھلی مخالفت قرآن کریم نہیں تو اور کیا۔
اس کے بعد ایک آیت کا حوالہ دینے کے بعد لکھتے ہیں جملہ مبتدعین مرتدین کفار ومشرکین اس کے مصداق ہیں تو ان میں سے کسی کو اپنا قائد اعظم سب سے بڑا پیشوا سب سے بڑا وہ جس کے کہنے پر چلتے ہیں بتانا...
قرآن عظیم کی کھلی ہوئی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ایک حدیث نقل کرنے کے بعد ارشاد ہے کہ
حضور نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔
آگے محمد میاں قادری صاحب فتویٰ دیتے ہیں کہ
"بدمذہب سارے جہان سے بدتر ہیں جانوروں سے بدتر ہیں۔ بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں کیا کوئی سچا اور ایماندار مسلمان کسی کتے اور جہنمی زرجہنم کتے کو اپنا قائد اعظم اور سب سے بڑا پیشوا اور سردار بنانا پسند کرے گا (صفحہ نمبر ۴)۔
صفحہ نمبر ۵ پر لکھتے ہیں۔ مگر کیا یہ آزادی اور یہ خود مختاری اور ایسی یہ حکومت جس کیلئے لیگ اور لیگی کوشاں

غلامی میں دبی ہوئی ہے تو اس مجبوری سے مسلمانوں کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ ملانے کیلئے قرآن پر عمل کا نام لے لیا گیا ہے جب خود ان کی حکومت ہو گی تو سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا۔ قرآن کو بھی بالائے طاق رکھ کر اپنے دل کے من گھڑت جی کھول کر پورے کریں گے اللہ عزوجل ایسی سراپا فساد نام نہاد اسلامی حکومت سے سچے اسلام ومسلمین کو محفوظ ہی رکھے"۔
قائد اعظم اور پاکستان بنانے والی مسلم لیگ پر ۱۴ صفحات کے اندر خوب دشنام طرازی کے بعد محمد میاں صاحب کہتے ہیں:
"گیہوں کے ڈھیرے بھاری جاہیہ الفخر کارنامہ آزادی ہند کی خباثت اور ہلاکت کی بھی ایمانی نقطہ نظر سے اب اچھی طرح وضاحت ہو چکی ہے"۔
اس کے بعد ارشاد ہے
"آج کے لیگی اور ان کے پیشرو جو اس وقت نام نہاد تحریک خلافت کا چولا پہن کر بھی سامنے آئے تھے جس انہوں نے مراسم وشعار کفر وکفار بلند اور جس بیدردی سے احکام وشعائر اسلام ومسلمین ایک سر سے بند کرنے کیلئے جو جو نجس ناپاک جتن کر چکے ہیں اور جس طرح ابھی اس

وکفار کے ہاتھوں مسلمانوں کے مال وجان عزت وناموس مساجد وقرآن دین وایمان کو پامال اور تباہ وبرباد کرا چکے ہیں اس کی تفصیلات بہت طویل اور ایمانداروں کے لئے نہایت دردناک ہیں۔
صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں:
"مگر اپنے بھولے بھالے سیدھے سادے سنی مسلمان بھائیوں سے اس قدر عرض ہے کہ وہ اب بھی اس مرتدین ومبتدعین کی معجون مرکب لیگ اور ان لیگیوں کو اسلام ومسلمین کا سچا خیر خواہ اور کانگریس ومشرکین کے مظالم وحملوں سے اپنے لئے جائے پناہ سمجھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نیک ہدایت دے اور دوست ودشمن کو پہچاننے کی تمیز اور دشمنان دین سے قطعاً دوری اور علیحدگی کی توفیق۔ آمین"
صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے
"تو اب لیگ کے ان اہم کارناموں کی حقیقت شرعی نقطہ نظر اور دینی احکام کی روشنی میں اچھی طرح کھل گئی کون سچا اہلسنت وجماعت ہے جو اپنے مسلمانوں کے دین وایمان کے لئے مضر ومہلک منجر بکفر وضلال وموجب اشد وبال ونکال کارناموں کو حق بجانب کہیئے۔
صفحہ ۲۱ پر جو لکھا ہے۔ وہ بھی پڑھیئے:
اور جو شخص مسلم لیگ کے اس اسلام کش اتحادی جھنڈے کے نیچے آجائے گا وہ جنتی نہیں بلکہ دوزخ کے عذاب الیم کی طرف دوڑا جائے گا۔ (باقی اداریہ صفحہ پر)

دے خراد گر پاکستان اور قائد اعظم کے بارے میں بریلوی علماء کے فتوے کا مطالعہ کریں تو بیان کو قائد اعظم اور مسلم لیگ میں شامل افراد کو کافر قرار دینے کی خبیں نظر آئیں گے۔

نفر حقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری یہ پاکستانی واقف ہوں گے کہ مفتی اعظم جماعت "اہلسنت بریلوی تھے۔ ان کے مسلم لیگ کے بارے میں فتووں پر مشتمل ایک کتاب مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری کے نام سے تھی۔ اس کتاب کے مندرجات پڑھئے اور نورانی میاں کے جھوٹ کے کمال کا اندازہ لگائیے:

محمد عرفان قادری لکھنوی کے سوالات پر وہ فتویٰ دیتے ہوئے کہتے ہیں:—

ا۔ مسٹر محمد علی جناح مذہباً رافضی ہیں۔

سے بھی اسلامی حکومت اور اسلام کی پسندیدہ آزادی اور بچے دینی نقطہ نظر سے بھی حق بجانب ہے حاشا و کلا ہرگز نہیں۔

مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں قائد اعظم کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے ان کا (محمد میاں صاحب) کا ارشاد ہے:—

"اپنے آپ کو بڑا بھاری پشت پناہ اسلام و مسلمین بتا کر نا واقف عوام کو لیگ لبھاتی اور ان سے اپنا الو سیدھا کر رہی ہے"

محمد میاں صاحب قائد اعظم کو لیگ کا لیکچرار قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:—

"بعض ابھی ان کی لیگ نصاری و مشرکین کی دوہری

لیگ کے اجلاس ہی کی بازگشت تھی۔

حاجی سر عبداللہ ہارون سفر ایوان سیاست میں اولین قدم ۱۹۱۷ء میں انڈین نیشنل کانگرس میں شمولیت سے رکھا پھر ان کے جذبہ ملی اور علی برادران سے تعلق لگاؤ نے تحریک خلافت سے وابستہ کر دیا اس کے بعد وہ قائد اعظم کی تحریک پر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے صدر اور ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ کی حیثیت سے ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ الہ آباد، لکھنو، پٹنہ، دہلی، بمبئی، مدراس، لاہور اور کلکتہ میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاسوں میں وہ اپنی بلند شخصیت، حقیقی خلوص اور اعلیٰ تدبر کے باعث ہمیشہ نمایاں نظر آتے تھے۔

حاجی عبداللہ ہارون، مذہبی اصولوں اور اخلاقی اقدار کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ وہ بہت دیانتدار تھے اور

اس معاملہ میں اپنی اولاد کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں کرتے تھے، ان کو اپنی زبان کا بڑا پاس تھا۔ اور وعدہ اپنا وعدہ ہر صورت پورا کرتے تھے وہ اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ یتیم بچوں، بیوہ عورتوں اور مصیبت زدہ خاندانوں کی پرورش و نگہداشت پر خرچ کیا کرتے تھے زکوٰۃ بڑی فراخ دلی سے دیتے تھے وہ ابتداء ہی سے حساس دل لے کر پیدا ہوئے تھے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو فکر معاش سے آزاد کر کے عافیت عطا فرمائی تو قوم و ملک کی خدمت کا جذبہ بیدار ہو گیا، وہ کسی طبقہ، کسی گروہ، یا کسی عقیدے سے وابستگی کی شہرت پسند نہیں کرتے تھے، وہ بہ زور الفاظ میں کہا کرتے تھے کہ میں ایک مسلمان ہوں اور اسلام کے لئے میری زندگی وقف ہے۔

حاجی عبداللہ ہارون، ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ء کی شب

باقی صفحہ ۲ پر



حاجی عبداللہ ہارون اپنی بیگم نصرت ہارون، بیٹی دولت ہارون اور بیٹے یوسف عبداللہ ہارون کے ساتھ، ایک یادگار تصویر

نئی غزل

ابوالمظفر

اہنسا کے پجاری ہاں یہ گئو رکھشا کے متوالے
نہتوں پر چلاتے ہیں کبھی خنجر کبھی بھالے
یہ بھارت ورش کے سادھو یہ شنکر کے جٹا دھاری
بڑے دھرماتما بنتے ہیں یہ آفت کے پر کالے
یہ شکتی مان شہ زوروں کے آگے دم ہلاتے ہیں
بڑے بگلا بھگت ہیں بزدلی کی گود کے پالے
بڑے سن بیر ہیں کمزور کو آنکھیں دکھاتے ہیں
یہ دھوتی چھوڑ کر میداں سے اکثر بھاگنے والے
مسلمانوں کو یہ بزدل جوانمردی دکھاتے ہیں
چرن چھوتے رہے صدیوں یہی پنڈت یہی لالے
حکومت ہم نے دلوائی ہمارا ہی لہو ارزاں
ہمارے اصطبل ہوتے تھے جو ہیں ان کے گوشالے
ضعیف و ناتواں کو دیکھ کر چٹیا ہلاتے ہیں
وگرنہ ٹاٹ ہے گنجی جو چاہے ہاتھ گرما لے
یہ شیواجی کے چیلے ہاں یہ چوہے وندھیاچل کے
وہی ہیں ٹوکرے میں بند ہو کر بھاگنے والے
برت رکھتے ہیں بھاوے اور ساٹھے گائے کی خاطر
مگر خون مسلماں کے بہاتے ہیں ندی نالے
مسلماں کا لہو شاید یہ گنگا جل سمجھتے ہیں
مزے لے لے کے پی جاتے ہیں گو ماتا کے رکھوالے
کبھی میرٹھ کبھی متھرا کبھی جمشید پور آ کیں
لہو سے ابن آدم کے یہ ہولی کھیلنے والے
گرو گھنٹال جس لادینیت کی بات کرتے ہیں
اسی لادینیت کی گھاس میں پلتے ہیں یہ کالے
نظر آتی نہیں مسلم کشی مغرب کے گھسیارو!!
حقوق آدمیت کے بہت بنتے ہو رکھوالے
مسلماں دشمنی تم میں ہے قدر مشترک شاید
اسی باعث تو سب بیٹھے ہو منہ میں گھنگنیاں ڈالے
مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کا ساتھ دینا ہے
بریژنف کارٹر دونوں ہی ہیں بھارت کے متوالے

عام پاکستانی چونکہ تحریک پاکستان میں نورانی میاں کے مسلک کے رہنماؤں کے کردار سے ناواقف ہے اور جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے سے قاصر ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ نورانی میاں کے ان دعوؤں کی اصلیت کا جائزہ لیا جائے

کہ نورانی میاں کے گروپ کے اکابرین نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی مدظلہ نے دو قومی نظریہ پیش کیا۔

کہ تمام دیوبندی علماء اور مولانا مودودی کانگریس کے حامی اور ایجنٹ تھے۔

یہاں ہم صرف اول الذکر کا مختصر جائزہ لے رہے

ایک سوال کے جواب میں فتویٰ ہے۔

"مقاصد لیگیہ مشتمل بہ محرمات و خباثات و شناعات بلکہ منجر بہ ضلالات و کفریات ہیں جو شخص ان کو بخوبی سمجھ کر ان کو قبول کرنے کا تحریر حلفی اقرار کرے گا اور لیگ کا ممبر بنے گا وہ بحکم شرع مطہر ہرگز سنی مسلمان نہ رہے گا۔

(صفحہ ۱۱۲)

اگر معاذ اللہ لیگ کو حکومت خود اختیاری حاصل ہوگئی تو وہ عیش پسند مائل بہ آزادی کلمہ گویان اسلام کو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے سوالات و مسائل سے قطعاً بے نیاز کر کے نیچر نیچر سر سید احمد خان کی گڑھی ہوئی نیچریت کا پیالہ پلا دے گی اور جو لوگ بد مذہب برے خیال کے مسلمان باقی رہ جائیں گے تو اپنی حکومت کے قوانین و احکام دیوبندی

کیا گیا ہے کہ مسلم لیگ جن علماء کو نام نہاد مولانا اور علماء سو کہتی ہے جب لیگ کو اقتدار حاصل ہو جائے گا تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گی پھر جواب دیا گیا۔ ان سب علماء کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دے گی۔

اشتہار کو نقل کرنے کے بعد مولانا محمد طیب صاحب فرماتے ہیں۔

لیگ کا دستور اساسی بکثرت کفریات، ضلالات و دبالات پر مشتمل ہے اور ایسے کہ جس سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں برباد ہوں۔

مولانا محمد طیب صاحب کے ان فتوؤں پر اکابرین جماعت اہلسنت (بریلوی گروپ) نے مہر تصدیق ثبت کی ہے اور "حق پوشوں، باطل کوشوں، دین فروشوں کی بے ایمانیوں،

عظیم البرکۃ، تاج العلماء، سراج العرفاء، وارث الاکابر الاسیاد، بالاستحقاق والانفراد و حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی، مارہری دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادہ عالیہ، قادریہ، برکاتیہ سرکار کلاں، مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ (۲) حضرت سراپا برکت ناصر سنت کاسر البدعت طبیب امراض روحانی معالج اسقام جسمانی، گل گلشن آل عبا گلین چمنستان اہل کسا سید العلماء مسند الحکماء مولانا مولوی حافظ قادری سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی قاسمی دامت فیوضہم المبارکہ سرکار کلاں (۳) حضرت با برکت ضیاء دین و ملت حامی اسلام و سنت ماحی بدعت و بے دینی و لامذہبیت مولوی حاجی مفتی شاہ ابو المساکین محمد ضیاء الدین صاحب قادری

انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا خاکہ عملی تحریک کی صورت میں پیش کیا

حاجی سر عبداللہ ہارون

۳۷ ویں برسی کے موقع پر

تحریر: شفیق بریلوی

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

حاجی سر عبداللہ ہارون، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے اس شعر کی تفسیر تھے، نظر کی بلندی ایسی جو قومی عظمت کی طلب گار رہی، دلنوازی ایسی کہ جس سے ملے اس کا دل موہ لیا، اور جاں کی پرسوزی ایسی کہ ملت کی بقا کے لئے ہمیشہ بے قرار رہے اس برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد اور تحریک پاکستان میں جن اکابر نے نمایاں طور پر حصہ لیا، ان میں حاجی سر عبداللہ ہارون کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

یوں تو برصغیر پاک و ہند میں شاید ہی کوئی ایسا مدبر اور سیاست داں ہو جو سندھ کے اس عظیم رہنما کے رفقاء میں شامل نہ ہو لیکن علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، قائد اعظم محمد علی جناح، سر سلطان محمد شاہ آغا خان، شیر بنگال مولوی فضل الحق، نواب محمد اسمعیل خان مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر سے ان کے بہت گہرے اور بہت قریبی روابط تھے

یہی وجہ ہے کہ ۱۹۲۱ء میں بغاوت کے الزام میں رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر اور ضیغم اسلام مولانا شوکت علی پر خالق دینا ہال کراچی میں مقدمہ چلا تو علی برادران کی جانب سے خصوصی پیروکاروں میں حاجی سر عبداللہ ہارون ہی نمایاں نظر آتے ہیں، اور اس سلسلہ میں بی اماں، والدہ علی برادران اور محترمہ بیگم محمد علی کراچی آئیں تو ان کی میزبانی کا شرف بھی حاجی عبداللہ ہارون اور ان کی بیگم لیڈی نصرت عبداللہ ہارون ہی کو حاصل ہوا اور علی برادران جب تک کراچی جیل میں رہے ان کے لیے کھانا حاجی عبداللہ ہارون کے گھر سے ہی جاتا رہا۔

حاجی عبداللہ ہارون نے مسلمانان سندھ کو سواد اعظم اسلامیان سے مربوط رکھنے میں بیش از بیش حصہ لیا ان کی تگ و دو، ان کی انتھک مساعی اور ان کا عزم الراسخ ان کی تاریخی خدمات کا ایک درخشاں باب ہے، جن بنا دی کی مخلصانہ کوششوں سے ہندوستان کے نقشہ پر یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو سندھ علیحدہ صوبہ کی حیثیت سے ابھرا ان اکابر میں حاجی عبداللہ ہارون کا نام ناقابل فراموش ہے۔

حاجی سر عبداللہ ہارون نہ صرف سندھ کے رہنما تھے بلکہ بنگال سے سندھ تک اور مدراس سے سرحد تک تمام برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے زعیم تھے مسلمانان

برصغیر کی نشاۃ ثانیہ کا خواب دیکھنے والوں میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کا نام تاریخ کی پیشانی پر نمایاں نظر آتا ہے، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد میں اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر نے ۱۹۲۹ء میں جمعیۃ علمائے سندھ کا تحریک کے اجلاس میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا لیکن اس خواب میں اس تصور کا خاکہ عملی تحریک کی صورت میں حاجی سر عبداللہ ہارون نے پیش کیا، اکتوبر ۱۹۳۸ء کے دوسرے ہفتہ میں قائد اعظم محمد علی جناح کی زیر صدارت کراچی میں سندھ صوبائی مسلم لیگ کانفرنس منعقد ہوئی اور اس تاریخی کانفرنس میں حاجی سر عبداللہ ہارون نے سندھ پراونشل مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے جو استقبالیہ خطبہ پڑھا اس میں انہوں نے وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن اور تقسیم ہند کا خاکہ پیش کیا قائداعظم نے اپنے خطبہ صدارت میں نہ صرف اس خاکہ کو سراہا کیونکہ یہ خود ان کے دل کی آواز تھی، بلکہ اس کی تعریف اور تائید میں چیکوسلواکیہ کی تقسیم کا تذکرہ کیا (یہ استقبالیہ خطبہ اور خطبہ صدارت دونوں میرے پاس محفوظ ہیں)

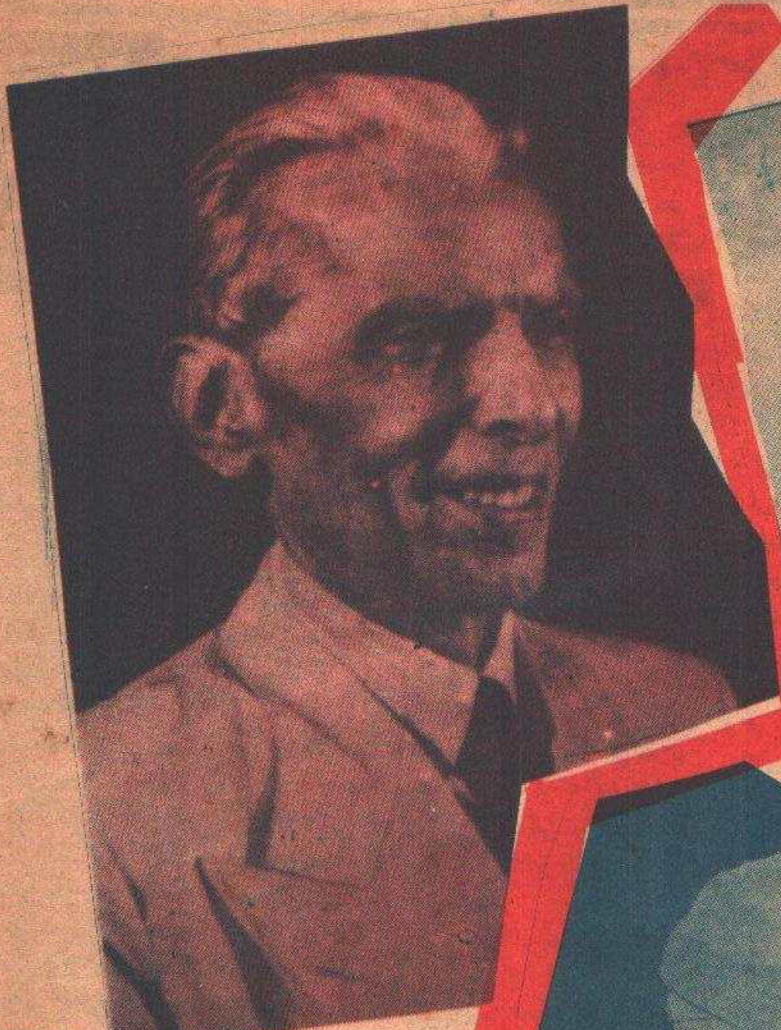
کراچی کی اس تاریخی کانفرنس کے دو سال بعد ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو تاریخی شہر لاہور میں قائد اعظم محمد علی جناح کی زیر قیادت اور زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں جو تجویز منظور ہوئی وہ سندھ صوبائی مسلم

سندھ مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ ۱۹۳۸ء میں سر عبداللہ ہارون نے مسلمانوں کے علیحدہ وطن اور تقسیم ہند کا تفصیلی خاکہ پیش کیا۔



نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز — حاجی عبداللہ ہارون









نیاچرو، قادیانیہ، خاکساریہ چکڑالویہ وغیرہم مرتدین ومبتدعین
ہی اپنی سنی تو ہر طرح عداوت وبغض وتبرا کے مستحق ہیں۔
نوٹ:۔ فتویٰ کے اس حصے سے ثابت ہو رہا ہے
کہ نورانی میاں کے اکابرین کو مسلم لیگ، قائد اعظم اور علامہ اقبال
اپنا بدترین دشمن سمجھتے تھے (صفحہ ۹۸، ۹۷، ۳۶۶)
علامہ اقبال اور قائد اعظم مسلم لیگی رہنما ان لوگوں کو اپنا
بدترین دشمن سمجھتے تھے۔ اس کا مزید ثبوت فتویٰ مبارکہ مذکورہ
میں اس شکوہ سے بھی مل رہا ہے۔ (۸)

کفری ملعون مضمون ہے جو مرتد اعظم عنایت اللہ مشرقی کی
ناپاک کتاب کفر مآب "تذکرہ" ملعونہ کا موضوع ہے۔
ہماری اس مختصر تقریر سے واضح ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب
کے فلسفے کی حقیقت صوفی وملا پر پھبتیاں اڑانا، اللہ عزوجل
کو گھری کھری بے نقط سنانا حور و فردوس اور قصور جنت کے معانی
ضروریہ دینیہ سے انکار کر کے یورپ کی گھڑیاں، یورپین
طرز کی کوٹھیاں ان کی مراد بتانا، ابلیس کی عظمت کے گیت

حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کافر کو بھی کافر
نہ کہا۔ ان صلحکلی دغلوں کے اس نجس قول کا مطلب تو یہ
ٹھہرا کہ مسلمان کو مسلمان مت کہو، شاید وہ کبھی معاذ اللہ کافر
ہو جائے یعنی کہ بیوی کو بیوی مت کہو کہ شاید کسی وقت طلاق
دے بیٹھو، وہ تمہارے لئے بالکل اجنبیہ ہو جائے۔ ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ احمقان حق وباطل باطل کرنا حق

ہوں سب ایک ہی بنے رہیں جو صلحکلیوں کا ایمان ہے
(صفحہ ۳۶۶)۔
اس آیت کے بعد
واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب
ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔
"اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، اور آپس
میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوا
جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ
ہے۔ (ترجمہ رضویہ) کی تفسیر فرماتے ہوئے نورانی میاں
کے ان اکابر ...... کی سنئے۔
بالکل درست اور حق ہے۔ مسلمانان اہلسنت کا اس

"سب جانے دو فرض کیا کہ صلحکلیوں کا یہ عذر مجنونی قابل قبول
ہے مگر اس عذر نے کیا یہ بھی جائز کر دیا تھا کہ بد مذہبوں
(قائد اعظم) کو مسند وعظ پر بٹھایا جائے۔ ان سے لیکچر کھلوایا
جائے، ان کی مدح وستائش دینی کا بھجت لگایا جائے۔ ان کی
تعظیم عظیم سے رب عظیم کا عرش ہلایا جائے۔ وہ صریح کفریات
وضلالات علانیہ بکیں۔ انہیں شریعت کے گھونٹ بنا کر نوش
جان فرمایا جائے۔ شیر مادر ٹھہرایا جائے اور جو غریب اہلسنت
بحکم شریعت ان کلمات کفر وضلالات پر اعتراض کریں تو انہیں
ترقی قوم وآزادی وطن کا مخالف ودشمن بنایا جائے۔ ملک میں
ان حامیان دین وملت کے خلاف اخباروں کے کالموں،
پنڈالوں کے پلیٹ فارموں پر پروپیگنڈہ کا طوفان بے تمیزی
اٹھایا جائے۔ یہ کون سی دیانت ...... کی صلحکلیت ہے
لاالٰہ الا اللہ ...... کلمہ اسلام ...... کو خدا ورسول جل
جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ...... (صفحہ ۹۹، ۳۹۸)